5032-کیا غسل طہارت کے بعد وضوء کرنا ضروری ہے ؟

سوال

کیا میرے لیے غسل کے بعد وضوء کرنا ضروری ہے ؟

پسندیدہ جواب

اگر تو آپ اس سے غسل طہارت مراد لے رہی ہیں تو اس کا جواب درج ذیل ہے :

صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کرتے تو اپنے ہاتھوں سے ابتدا کرتے اور ہاتھ دھو کر پھر نماز والے وضوء کی طرح وضوء کرتے، پھر پانی میں اپنی انگلیاں ڈال کر پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچاتے اور خلال کرتے، اور پھر اپنے سر پر تین چلو پانی بہا کر اپنے سارے جسم پر پانی بہاتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (248).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

بطور شرف وضوء کے اعضاء کو پہلا دھویا ہے، اور اس لیے بھی کہ طہارت کبری اور صغری دونوں کی صورت حاصل ہو جائے...

دیکھیں : فتح الباری (248/1).

اور ایک مقام پر لکھتے ہیں :

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سے یہ بھی استدلال کیا ہے کہ : غسل جنابت میں ایک بار واجب ہے، اور جو شخص غسل کی نیت سے وضوء کرے اور پھر جسم کے باقی اعضاء پر پانی بہائے تو اس کے لیے وضوء کی تجدید مشروع نہیں، لیکن اگر وضوء ٹوٹ جائے تو کرنا ہوگا.

دیکھیں : فتح الباری (362/1).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

غسل جنابت کے دو طریقے ہیں :

ایک طریقہ کفائت ہے، دوسرا طریقہ کمال ہے، چنانچہ جو خرقی نے یہاں بیان کیا ہے وہ مکمل طریقہ ہے، ہمارے بعض اصحاب کا کہنا ہے کہ کامل طریقہ میں دس اشیاء کا ہونا چاہیے، نیت، بسم اللہ، تین بار ہاتھ دھونا، جہاں نجاست لگی ہے اسے دھونا، وضوء کرنا، سر پر تین چلو پانی ڈال کر بالوں کی جڑوں کو تر کرنا، سارے جسم پر پانی بہانا، دائیں طرف سے شروع کرنا، جسم کو ہاتھ سے ملنا، غسل والی جگہ سے دوسرے جگہ ہو کر اپنے پاؤں دھونا.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (217/1).

پانی بہانے سے قبل سر اور داڑھی کے بالوں کا پانی کے ساتھ خلال کرنا مستحب ہے، امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث کے مطابق ہونا چاہیے وہ اس طرح ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو اپنے ہاتھ تین بار دھوتے اور نماز والا وضوء کرتے، پھر اپنے ہاتھ سے بالوں کا خلال کرتے حتی کہ جب محسوس کرتے کہ جلد تر ہو گئی ہے تو اس پر تین بار پانی بہاتے پھر سارا جسم دھوتے"

متفق علیہ.

اور میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کے لیے پانی رکھا تو پانی اپنے ہاتھوں پر ڈالا اور انہیں تین بار دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈال کر عضو تناسل دھویا، پھر مٹی یا دیوار پر دو یا تین بار ہاتھ ملا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور چہرہ اور بازوں دھوئے، پھر اپنے سر پر پانی ڈالا، اور پھر اپنے جسم پر پانی بہایا اور اس جگہ سے ہٹ کر اپنے پاؤں دھوئے، تو میں تولیہ لے کر آئی لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے استعمال نہ کیا، اور اپنے ہاتھ سے پانی جھاڑنے لگے"

متفق علیہ.

ان دونوں حدیثوں میں بہت سی خصلتیں بیان ہوئی ہیں، اور دائیں جانب سے اس لیے شروع کرنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طہارت میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرمایا کرتے تھے، عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں ہے :

"جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کرتے تو ایک برتن منگواتے اور اسے اپنے ہاتھوں سے پکڑتے اور پھر اپنے سر کی دائیں طرف سے شروع کرتے، پھر اسے ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے سر پر بہاتے"

متفق علیہ.

غسل کرنے کے بعد پاؤں دھونے کے متعلق یہ ہے کہ امام احمد جگہ کے متعلق اختلاف کرتے ہیں، ایک روایت میں ان کا کہنا ہے کہ میں وضوء کے بعد دھونا پسند کرتا ہوں، کیونکہ میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں یہی ہے.

اور ایک روایت میں کہتے ہیں : عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث پر عمل کیا جائیگا، اس میں بیان ہوا ہے کہ انہوں نے غسل کرنے سے قبل نماز والا وضوء کیا... واللہ تعالی اعلم.

ان کا کہنا ہے :

اور اگر وہ ایک بار دھوئے اور سر اور سارے جسم پر پانی بہالے اور وضوء نہ کرے تو کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے اور اس سے غسل اور وضوء کی نیت کر کے سارے جسم پر پانی بہا لے تو یہ کافی ہوگا، لیکن وہ اختیار کا تارک ہے.

یہ طریقہ کفائت والا طریقہ ہے، اور پہلا طریقہ مختار یعنی بہتر ہے، اسی لیے انہوں نے کہا ہے کہ وہ اختیار کا تارک ہے، یعنی جب وہ اس پر اقتصار کرے تو افضل اور اولی ترک کرنے کے ساتھ کافی ہوگا.

اوران کا یہ کہنا کہ :

اس سے غسل اور وضوء کی نیت کرے : یعنی جب وہ دونوں کی نیت کرے تو غسل کافی ہوگا، اسے امام احمد نے بیان کیا ہے، اوران سے ایک دوسری روایت یہ بھی ہے کہ : غسل وضوء سے کفائت نہیں کرے گا، بلکہ اسے غسل سے قبل یا بعد میں وضوء ضرور کرنا ہوگا، یہ امام شافعی کا بھی ایک قول ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا، اوراس لیے بھی کہ جنابت اور حدث دونوں ہی پائی گئی ہیں اس لیے دونوں طہارت کا ہونا بھی ضروری ہے،.جس طرح کہ علیحدہ ہوں.

اور ہماری دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے :

.{تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب مت جاؤ حتی کہ تمہیں علم ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو، اور نہ ہی جنابت کی حالت میں حتی مگر راہ عبور کرنے والے ہو، حتی کہ غسل کر لو}.النساء (43).

اللہ تعالی نے یہاں غسل کو نماز کی ممانعت کے لیے غایت مقرر کیا ہے اور جب غسل کر لے تو پھر ممانعت نہیں، اوراس لیے بھی کہ یہ دونوں عبادتیں ایک ہی جنس سے ہیں اس لیے حج میں عمرہ کی طرح چھوٹی عبادت بڑی عبادت میں داخل ہوجائیگی.

ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

غسل جنابت کرنے والا شخص جب وضوء نہ کرے، بلکہ سارے جسم پر پانی بہالے تو اس نے اپنے اوپر فرض ادا کر دیا، کیونکہ اللہ تعالی نے جنبی شخص پر غسل جنابت فرض کیا ہے، وضوء نہیں، فرمان باری تعالی ہے :

.{اوراگر تم حالت جنابت میں ہو تو غسل کرو}.

اور یہ اجماع ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں، لیکن علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے غسل سے قبل وضوء کرنا مستحب ہے، کیونکہ یہ غسل کے مدد ومعاون بھی ہے اوراسے تھذیب بھی.

واللہ اعلم.